سوال

جمع تقدیم وجمع تاخیر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مولوصاحب بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ عصر کے وقت ظہر کواور عشاء کے وقت مغرب کوجمع کرکے پڑھنا ثابت نہیں۔جمع تقدیم اورجمع تاخیر کا وہ یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ ظہر کوآخر وقت اور عصر کواول وقت میں جمع کیاجائے توان میں سے ایک یعنی پہلی نماز کوجمع تاخیرکہتے ہیں اوردوسری نماز جوپہلی کے ساتھ جمع کی جائے وہ جمع تقدیم ہے۔اس کے علاوہ پہلی نماز کودوسری کے وقت میں جمع کرکے علاوہ پہلی نماز کودوسری کے وقت میں جمع کرکے پڑھنا ناجائز ہے کیا یہ مطلب صحیح ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نیل الاوطار مصری جلد3 صفحہ 228

«باب جواز(الجمع)فی السفرفی وقت احدھما وقال اسنادہ صحیح بلفظ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذاکان فی سفروزالت الشمس صلی الظھر والعصر جمیعاً»

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اورسورج ڈھل جاتا توظہر اورعصر اکٹھی پڑھ لیتے۔

نیل الاوطار کے اس صفحہ پر ہے

«عن جابر عند مسلم من حدیث طویل وفیہ ثم اذّن ثم اقام فصلّی الظھر ثم اقام فصلّی العصر ولم یصل بینھما شیئاءوکان ذالک بعد الزّوال»

پھر اذان اوراقامت کہی پھر ظہر پڑھی پھر تکبیر کہی پس عصر پڑھی اوران دونوں کے درمیان کچھ نہیں پڑھا اوریہ زوال کے بعد تھا۔

ان دونوں حدیثوں سے جمع تقدیم حقیقی کا ثبوت واضح ہے۔

«وعن ابن عمرانہ استغیث علی بعض اہلہ فجدبہ السیرفاخرالمغرب حتیّٰ غاب الشفق ثم نزل فجمع بینھما ثم اخبرھم انَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک اذاجدّبہ السیر» رواہ

الترمذی بہذااللفظ صحجہ منتقی مع نیل الاوطار صفحہ 237)

یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کواپنے بعض اہل کے متعلق سفر میں سخت بیماری کی خبر ملی ۔ پس تیز چلے اور نماز مغرب کو موخر کردیا یہاں تک کہ سرخی غائب ہوگئی پھر (سواری سے) اترے ۔ پس دونوں نمازوں (مغرب عشاء) کو جمع کیا اور (نماز سے فارغ ہوکر) فرمایا کہ جب جلدی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ اسی طرح کیا کرتے تھے ۔ اس کوامام ترمذیؒ نے ان الفاظ سے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے ۔

مسلم میں ہے :

«کان اذاارادان یجمع بین الصلوتین فی السفر یؤخرالظہر حتی یدخل اوّل وقت العصر ثم یجمع بینہما» (منتقیٰ مع نیل الاوطار صفحہ 226)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ جب سفر میں دونمازوں کو جمع کرنے کا ارادہ کرتے ظہر کو موخر کردیتے یہاں تک کہ عصر کا اول وقت ہوجاتا پھر دونوں (ظہر اور عصر) کو جمع کرتے ۔

ان دونوں حدیثوں سے جمع تاخیر حقیقی ثابت ہوگئی ۔

نیز نیل الاوطار کے صفحہ 228 پر ہے ۔

«فی حدیث معاذبن جبل فی المؤطا بلفظ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخرالصلوۃ فی غزوۃ تبوک خرج فصلّٰی الظہر والعصر جمیعاً ثم دخل ثم خرج فصلی المغرب والعشاء جمیعاقال الشافعی فی الامّ قولہ ثم خرج لایکون الاّ وہونازل فلمسافر ان یجمع نازلاً ومسافراًوقال ابن عبدالبر ہذااوضح دلیل فی الرد علی من قال لایجمع الاّمن جدبہ السیر وہو قاطع للالتباس»

یعنی معاذبن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث موطا میں ان الفاظ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں نماز کو موخرکیا۔ نکلے پس ظہر اور عصر اکٹھی پڑھیں پھر داخل ہوئے پھر نکلے پس مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھیں ۔ امام شافعیؒ کتاب الام میں فرماتے ہیں کہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے پھر نکلے یہ دلیل ہے کہ آپ اترے ہوئے تھے پس مسافر کے لئے دونوں صورتوں میں جائز ہے خواہ اترا ہوا ہو یا چل رہا ہو۔

اورامام ابن عبدالبرؒ کہتے ہیں ۔

یہ اس شخص کے رد کے لئے واضح دلیل ہے کہ جو کہتا ہے کہ صرف چلتا ہوامسافر جمع کرے (نہ اترا ہوا) اس حدیث سے بالکل ہی شک رفع ہوگیا۔

نوٹ : جمع تقدیم اور جمع تاخیر کی جو تعریف سوال میں مذکور ہے یہ آج تک کسی امام نے نہیں کی یہ درحقیقت جمع نہیں کیونکہ ہر نماز اپنے وقت میں پڑھی گئی ہے یہ صرف صورتا جمع ہے ۔ جمع تقدیم تاخیر یہ ہے کہ پہلی کو دوسری کے وقت میں پڑھا جائے ۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، نماز کا بیان، ج2ص82